# مدیر کے نام

سلیم منصور خالد، گوجرانوالہ

پردے کی بحث میں محترمہ رخسانہ جبیں کے مدلل مقالے ''آیاتِ حجاب وستر اور موڈریٹ اسلام'' اور ''رسائل و مسائل'' (فروری ۲۰۰۳ء) میں پروفیسر خورشید احمد صاحب کے متوازن جواب نے دلیل، یکسوائی اور عدل پر مبنی نقطۂ نظر اختیار کرنے کی راہ سجھائی، تاہم مضمون کو ''عالم نسواں'' کے حصے سے منسوب کرنا مناسب دکھائی نہیں دیتا۔ سماجی علوم کی مردانہ، زنانہ تقسیم کو ایک غیر فطری اور غیر محتاط رویہ کہا جاسکتا ہے۔ مقالات کو اپنے موضوع کے اعتبار سے سماجیات، معاشیات، سیاسیات، نفسیات وغیرہ میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ لیکن ''پردے'' کو عالم نسواں کا مسئلہ قرار دینا درست نہ ہوگا۔ یہ صرف عورتوں کا نہیں بلکہ معاشرے اور تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے۔

ڈاکٹر منصور علی، لاہور

ازراہِ کرم ترجمان القرآن میں قرآنی آیت/آیات لکھتے وقت اختصار اور جگہ کی کمی کو دل میں جگہ نہ دیں۔ پوری آیت یا آیات لکھا کریں۔ اس کے بے شمار فائدے ہیں۔

شمس الاسلام، پشاور

علامہ یوسف القرضاوی کی تحریر ''انسانی کلوننگ'' (فروری ۲۰۰۳ء) اپنے موضوع پر ایک جامع اور مفید مضمون ہے۔ خدشہ ہے کہ فرائیڈ کے پیروکار ''کلوننگ'' کے نتیجے میں بننے والے انسانوں کو اخلاق اور احترامِ انسانیت کا جنازہ نکالنے کے لیے استعمال کریں گے۔ اس کی فکر کی جانی چاہیے۔

نیر اقبال، لاہور کینٹ

ترجمان القرآن کی تمام تحریروں میں اصلاحی، اخلاقی اور دینی رنگ غالب ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے ہر ماہ پرچے کا انتظار رہتا ہے۔ خدا کرے کہ اپنی مقصدیت اور روایات کے ساتھ یہ اسی طرح روشنی بکھیرتا رہے۔ ''دل کی زندگی: اعمال کا مدار'' (جنوری ۲۰۰۳ء) میں حدیث کی تشریح جس طرح سلیس زبان مگر

عالمانہ انداز میں کی گئی ہے تعریف کی محتاج نہیں۔ ''موڈریٹ اسلام کی تلاش'' (جنوری ۲۰۰۳ء) سے اندازہ ہوا کہ مغرب کی چال بازیاں کتنی منظم ہیں اور ہم کتنے بے خبر! ''تحریک اسلامی سینیگال'' (جنوری ۲۰۰۳ء) پڑھ کر اندازہ ہوا کہ تعلیم کا میدان کتنا اہم ہے مگر ہم اس کو وہ اہمیت نہیں دے رہے جو اس کا تقاضا ہے۔

اے - مراد لعل' چترال

''موڈریٹ اسلام کی تلاش'' (جنوری ۲۰۰۳ء) میں اغیار کی سازش سے بروقت متنبہ کیا گیا ہے۔ ایف بی آئی کے نام پر معزز شہریوں کو تنگ کر کے چنگیزی دَور کی یاد تازہ ہوگئی۔ اللہ جانے آیندہ یہ کیا کیا گل کھلائے گی۔ شذرات کے ذریعے بروقت گرفت ہوئی۔

مولانا ایاز احمد حقانی' پشاور

''اشارات'' کے ساتھ شذرات کا اضافہ خوش آیند ہے۔ یہ سلسلہ جاری رکھیں۔ اس سے حکومت کے اقدامات سے آگہی بھی ہوگی اور گرفت اور تنقید بھی۔

راجا محمد ظہور' ساہیوال

ترجمان کی طرزِ ادا مزید سہل بنانے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ایف اے تک کے تعلیم یافتہ لوگوں کے لیے بھی سمجھنا آسان ہو۔ اب وہ پہلا سا دور تو نہیں۔ علم کی سطح کافی نیچے چلی گئی ہے۔ اس سلسلے میں مدیر کا حق تغیر وتبدل (معنوی نہیں لفظی) تو اپنی جگہ مسلمہ ہے۔

عبدالغفار عزیز' لاہور

اشارات (فروری ۲۰۰۳ء) میں strategy کا ترجمہ تزویر اور اس سے تزویری کیا گیا ہے۔ عربی اور اُردو میں عام طور پر انگریزی لفظ ہی کو الاستراتیجیة اور اسٹرے ٹجی میں بدل جاتا ہے۔ تزویر لفظ زُور سے مشتق ہے۔ قول زور اور زور و بہتان اُردو میں بھی مستعمل ہے۔ تزویر میں بھی یہی معانی پنہاں ہیں۔ تزویر تو خاص طور پر جعل سازی اور دھوکا دہی کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ''العملة المزوّرة'' نقلی سکے کو کہا جاتا ہے۔ انتخابات و معاملات میں دھاندلی کے لیے بھی لفظ تزویر عام استعمال ہوتا ہے۔ اسٹرے ٹجی اور تزویر میں کوئی بھی قدر مشترک دکھائی نہیں دیتی۔ اس تحریر میں تو structural کا ترجمہ بھی تزویری کر دیا گیا ہے۔ structural اور strategical میں فرق تو ظاہر و باہر ہے۔ پھر ان دونوں الفاظ اور تزویر میں بہت نمایاں فرق ہے۔ اگر عربی ترجمہ ہوتا تو structural کے لیے ہیکلی استعمال ہوسکتا تھا۔ اُردو میں ہیئت سے مشتق کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح pluralism کا ترجمہ تکثر کیا گیا۔ میری رائے میں تکثر کے بجائے تعدّد زیادہ بہتر ہوتا۔ تکثر میں بڑھوتری اور تکاثر کا مفہوم پایا جاتا ہے۔